سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۴)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت معمر بن حارث رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت معمر کے والد حارث بن قیس (ماں کی نسبت سے ابن غیطلہ) کا شمار قریش کے دس بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ ان کے دادا قیس بن عدی بھی زمانۂ جاہلیت میں اس قبیلہ کے ایک بڑے سردار تھے۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت عبد اللہ بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت تمیم بن حارث اور حضرت سائب بن حارث حضرت معمر کے بھائی تھے۔ ابن سعد نے ان کا نام معبد بتایا ہے۔

قبولیت اسلام

حضرت معمر بن حارث اولین مسلمانوں میں شامل تھے۔

باپ کی اسلام دشمنی اور ایمان

حارث بن قیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب اور عبد یغوث بن وہب اس کے شریک کار تھے۔ حارث بن قیس کے قبول اسلام کی روایت کو بیش تر مورخین نے نہیں مانا۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت معمر بن حارث نے اپنے بھائیوں حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث اور حضرت سعید بن حارث کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔

دوسرا سفر ہجرت

جب مکہ میں مقیم مسلمانوں نے مدینہ ہجرت کی اور غزوۂ بدر میں مشرکین مکہ کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا تو حضرت معمر بن حارث بھی مدینہ چلے آئے۔

بقیہ زندگی

حضرت معمر بن حارث کی باقی زندگی کے بارے میں معلومات نہیں ملتیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تجرید اسماء الصحابۃ (ذہبی)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت حارث بن حارث رضی اللہ عنہ

نسب نامہ

حضرت حارث بن حارث سہمی کے دادا قیس بن عدی زمانۂ جاہلیت میں قریش کے ایک بڑے سردار تھے۔ ان کے والد حارث بن قیس کا شمار بھی دس بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ ان کی والدہ غیطلہ بنت مالک عرب کی مشہور کاہنہ تھیں۔ ان کی نسبت سے وہ ابن غیطلہ کہلاتے ہیں۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت تمیم بن حارث اور

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت سائب بن حارث حضرت حارث کے بھائی تھے۔

سبقت الی الاسلام

حضرت حارث بن حارث اولین مسلمانوں میں شامل تھے۔

باپ کا تمرد اور ایمان

حارث بن قیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب اور عبد یغوث بن وہب بھی اسی زمرہ میں شامل تھے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں: حارث بن قیس نے بھی اسلام قبول کیا۔ دیگر مورخین نے ان کا دعویٰ نہیں مانا۔

حبشہ کی طرف سفر ہجرت

جب معاندین قریش نے تازہ واردان اسلام کے لیے عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر حضرت حارث بن حارث نے بھی عزم ہجرت کیا اور اپنے بھائیوں حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت ابوقیس بن حارث اور حضرت سعید بن حارث کے ساتھ حبشہ روانہ ہوگئے۔ ابن عبد البر کا بیان ہے کہ ان کے والد حارث بن قیس بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ حبشہ گئے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حبشہ سے واپسی

ابن ہشام کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن حارث نے جنگ بدر کے بعد مدینہ کی طرف دوسری ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ حبشہ میں رہ جانے والے باقی اصحاب رسول ۷ھ میں حضرت جعفر بن ابو طالب کے ساتھ دو کشتیوں میں سوار ہو کر شہر نبی آئے۔

شہادت

۱۳ھ: حضرت حارث بن حارث عہد صدیقی میں ہونے والے آخری معرکے جنگ اجنادین میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ہونے والی اس پہلی بڑی جنگ میں رومی فوج کو شکست ہوئی اور فتح دمشق کی راہ ہموار ہو گئی۔

روایت حدیث

حضرت حارث بن حارث سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)۔

حضرت حجاج بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت حجاج بن حارث سہمی کے دادا کا نام قیس بن عدی تھا۔ بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والی ام الحجاج ان کی والدہ تھیں۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت عبد اللہ بن حارث اور حضرت سائب بن حارث حضرت حجاج کے بھائی تھے۔ سیر صحابہ کے مصنفین نے بتایا ہے کہ حضرت ابو قیس، حضرت عبد اللہ اور حضرت سائب، حضرت حجاج کے سگے بھائی تھے۔ حضرت عبد اللہ بن حذافہ ان کے چچا زاد تھے۔

قبول اسلام

حجاج بن حارث نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا ساتھ دیا اور جنگ کرتے ہوئے مسلمانوں کی قید میں آئے، البتہ بعد میں وہ ایمان لے آئے۔ ابن اثیر کا دعویٰ ہے کہ حضرت حجاج بن حارث بھی اپنے بھائیوں کی طرح اولین مسلمانوں میں شامل تھے۔ ابن ہشام نے حجاج بن حارث کا نام جنگ بدر کے قیدیوں کی فہرست میں شامل کیا، لیکن ''السیرۃ النبویۃ'' کے شارح عبد الرحمان سہیلی کا کہنا ہے: میرے خیال میں اس مقام پر حجاج کا ذکر کرنا وہم ہے۔ وہ تو مہاجرین حبشہ میں سے تھے اور غزوۂ احد کے بعد مدینہ تشریف لائے۔ انھیں جنگ بدر کے اسیروں میں کیسے شمار کیا جا سکتا ہے؟ (الروض الانف ۵/ ۲۲۳)۔

ہجرت حبشہ

واقدی اور ابن اثیر کی طرح ابن جوزی نے بھی حضرت حجاج بن حارث کو مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے۔ ابن عبد البر نے حضرت حجاج کے انتہائی مختصر حالات بتاتے ہوئے لکھا کہ انھوں نے اپنے بھائیوں کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور غزوۂ احد کے بعد مدینہ لوٹ آئے، حالاں کہ اس سے پہلے وہ ان کے بھائی حضرت تمیم بن حارث کے ترجمہ میں بیان کر چکے تھے کہ حجاج بن حارث نامی ان کا چھوٹا بھائی جنگ بدر میں اسیر ہوا، یعنی تب تک

وہ مشرک تھے، اس لیے ان کی ہجرت حبشہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حبشہ سے واپسی

حضرت حجاج بن حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے بعد مدینہ تشریف لائے (اسد الغابۃ ۱/ ۳۵۰، ۳۸۰)۔

شہادت

۱۳ھ: حضرت حجاج بن حارث نے خلفاے راشدین کے زمانے میں ہونے والی فتوحات شام کی پہلی بڑی جنگ اجنادین میں جام شہادت نوش کیا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت حجاج بن حارث ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اولاد

حضرت حجاج بن حارث کی کوئی اولاد نہ تھی۔

روایت حدیث

حضرت حجاج بن حارث سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت سائب بن حارث رضی اللہ عنہ

نسب نامہ

حضرت سائب بن حارث قریش کے بطن بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ عرب کے مشہور سردار قیس بن عدی ان کے دادا اور کعب بن لؤی آٹھویں جد تھے۔ حضرت سائب کے والد حارث بن قیس قریش کے دس بڑے

سرداروں میں سے ایک تھے۔ اپنی والدہ غیطلہ بنت مالک کی نسبت سے ابن غیطلہ کہلاتے تھے۔ ام الحجاج کنانیہ حضرت سائب کی والدہ تھیں۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت حارث بن حارث، حضرت تمیم بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت حجاج بن حارث اور حضرت ابو قیس بن حارث حضرت سائب کے بھائی تھے۔ ام الحجاج ہی آخری تینوں کی والدہ تھیں، اس لیے وہ ان کے سگے بھائی ہوئے۔

اسلام کی طرف سبقت

حضرت سائب بن حارث بعثت نبوی کے کچھ ہی دنوں بعد نعمت ایمان سے مالا مال ہوئے۔

باپ کی مخاصمت

حضرت سائب کا باپ حارث بن قیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ دیگر مستہزئین عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب اور عبدیغوث بن وہب تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں: حارث بن قیس نے بھی اسلام قبول کیا اور حبشہ ہجرت کی۔ ذہبی کہتے ہیں: یہ بات درست نہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حبشہ کا رخ

مشرکین مکہ کا ظلم و ستم بڑھا تو حضرت سائب بن حارث نے اپنے بھائیوں حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث اور حضرت حارث بن حارث کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ حضرت تمیم بن حارث حبشہ نہ گئے۔

مدینۃ النبی میں آمد

جنگ بدر میں اہل ایمان کو فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی تو حضرت سائب بن حارث اپنے بھائیوں کے ہم راہ شہر نبی پہنچ گئے۔ یہ اللہ کی راہ میں ان کی دوسری ہجرت تھی۔

محاصرۂ طائف

شوال ۸ھ (فروری ۶۳۰ء): جنگ حنین میں مالک بن عوف کی قیادت میں لڑنے والی بنو ہوازن اور بنو ثقیف کی مشترکہ فوج نے مسلمانوں کے ہاتھوں شکست کھائی تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے طائف کا رخ کیا۔ انھوں

نے بنو ثقیف کے قلعہ میں پناہ لی جہاں سال بھر کا راشن جمع کیا ہوا تھا۔ دشمن کو قلعہ بند پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف پہنچے اور قلعہ کے قریب پڑاؤ ڈال دیا۔ کفار نے اچانک تیروں کی بوچھاڑ کر دی جس سے بارہ مسلمان شہید ہو گئے اور بے شمار زخمی ہوئے۔ یہ صورت حال دیکھ کر آپ نے منجنیق نصب کرادی اور دبابہ کا استعمال کیا۔ اس دوران میں آپ کے منادی کرنے پر دس غلام قلعے سے باہر آئے اور آپ نے انھیں آزاد کر دیا۔ محاصرہ بیس سے زائد دن جاری رہا، آخر کار آپ نے محاصرہ اٹھانے کا حکم دیا، بنو ثقیف کے لیے ہدایت کی دعا کی اور فرمایا: ہمیں قلعہ فتح کرنے کا حکم نہیں ہوا۔ چنانچہ اسی سال ماہ رمضان میں طائف کا وفد مدینہ آیا اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔

اللہ کی راہ میں شہادت

ابن اسحٰق کہتے ہیں: حضرت سائب بن حارث کی شہادت غزوۂ طائف میں ہوئی۔ ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن حارث بھی اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ یہی روایت ابن ہشام نے اختیار کی۔ دیگر شہدا میں حضرت سعید بن سعید بن العاص، حضرت عرفطہ بن جنّاب (یا حُباب)، حضرت عبداللہ بن ابوامیہ، حضرت ثابت بن جذع، حضرت حارث بن سہل اور حضرت عبداللہ بن عامر شامل تھے۔ ابن ہشام نے شہدا کا شمار اس طرح کیا: قریش کے سات، انصار کے چار اور بنو لیث کا ایک فرد۔ ابن کثیر نے یہ تمام تفصیل ہو بہو نقل کی، گویا محاصرۂ طائف میں حضرت سائب کی شہادت ہونے پر انھیں اتفاق ہے۔

دوسری روایت کے مطابق حضرت سائب محاصرۂ طائف میں شریک ہو کر زخمی تو ہوئے، تاہم ان کی شہادت عہد فاروقی کی ابتدا میں اردن کے مقام فحل پر ہوئی جہاں وہ ذی قعد ۱۳ھ (یا ۱۴ھ) میں ہونے والی جنگ فحل میں شریک تھے۔

اولاد

حضرت سائب کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ ابن اثیر کہتے ہیں: ان کی شہادت سے حارث بن قیس کی نسل کا خاتمہ ہو گیا۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت ابو قیس بن حارث رضی اللہ عنہ

عشیرہ اور قبیلہ

حضرت ابو قیس بن حارث مکہ میں پیدا ہوئے۔ پانچویں جد سہم بن عمرو کے نام سے موسوم بنو سہم قریش کا ذیلی قبیلہ تھا۔ ان کے دادا قیس بن عدی زمانۂ جاہلیت میں قریش کے مانے ہوئے سردار تھے۔ کعب بن لؤی پر حضرت ابو قیس کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے جا ملتا ہے۔ مرہ بن کعب آپ کے ساتویں جد تھے، جب کہ ان کے سگے بھائی ھصیص بن کعب حضرت ابو قیس کے ساتویں سکڑ دادا تھے۔ حضرت ابو قیس کی والدہ اپنی کنیت ام الحجاج سے جانی جاتی ہیں۔ وہ ام ولد تھیں اور ان کا تعلق حضر موت سے تھا۔ حضرت بشر، حضرت عبد اللہ، حضرت معمر، حضرت سعید، حضرت تمیم، حضرت حارث، حضرت حجاج اور حضرت سائب ان کے بھائی تھے۔ ام الحجاج حضرت عبد اللہ، حضرت سائب اور حضرت حجاج کی بھی والدہ تھیں، اس طرح یہ تینوں حضرت ابو قیس کے سگے بھائی ہوئے۔

مشہور جاہلی شاعر عبد اللہ بن زبعری حضرت ابو قیس کا چچا زاد بھائی تھا۔ مسلمانوں کے خلاف اشعار کہتا۔ فتح مکہ کے موقع پر نجران فرار ہوا، پھر لوٹ کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی، اسلام قبول کر لیا اور آپ کی مدح میں اشعار کہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کعبہ کی تولیت اور قیس بن عدی

قصی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچویں جد تھے۔ ان کی شادی کعبہ کے متولی حلیل بن حبشیہ خزاعی کی بیٹی حبی سے ہوئی۔ عبد اللہ (عبد الدار)، مغیرہ (عبد مناف)، عبد العزیٰ اور عبد ان کے چار بیٹے ہوئے۔ اپنے سسر کی وفات کے بعد قصی نے بنو خزاعہ کو بے دخل کر کے کعبہ کا کنٹرول سنبھال لیا۔ وہ بوڑھے ہوئے تو بڑے بیٹے عبد الدار کو کعبہ کی کنجیاں دیں اور کہا کہ تم حاجیوں کو کھلانے پلانے کے ذمہ دار ہو۔ قریش کوئی صلاح مشورہ کرنا چاہیں تو تمھارے گھر دار الندوہ میں کریں گے۔ جنگ ہوئی تو قریش کا پرچم بھی تمھی اٹھاؤ گے۔ عبد الدار اور عبد مناف کی وفات ہوئی تو ان کی اولاد کے مابین کعبہ کے مناصب پر شدید تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ بنو عبد مناف اپنے آپ کو فضل و شرف کا حامل سمجھتے تھے اور ان بڑے عہدوں اور مناصب پر اپنے تایا زاد بھائیوں کے تسلط پر

معترض تھے۔ انھوں نے دوسرے قبائل کو اپنا ساتھ دینے کی دعوت دی تو بنو اسد، بنو زہرہ، بنو تیم اور بنو حارث بنو عبد مناف کے ساتھ بیت اللہ میں جمع ہوئے۔ بنو عبد مناف کی عورتوں نے خوش بو کا برتن صحن کعبہ میں رکھا، حلف میں شامل ان قبائل نے ہاتھ برتن میں ڈال کر کعبہ کی دیواروں سے مس کیے اور عہد کیا کہ کسی قیمت پر بھی کعبہ کو بنو عبد الدار کے سپرد نہ کریں گے۔ معاہدے کے شرکا 'المطیّبین' (عطر سے معطر ہونے والے) کے نام سے مشہور ہوئے۔ ادھر بنو عبد الدار بنو سہم کے سردار، حضرت ابو قیس بن حارث کے دادا قیس بن عدی کے پاس گئے اور بنو عبد مناف کے خلاف مدد کی درخواست کی۔ قیس بن عدی نے ایک گائے ذبح کی اور قرار دیا کہ جو اس گائے کے خون میں اپنی انگلیاں ڈبو کر چاٹ لے گا، ہمارے حلف میں شامل ہو گا۔ اس پر بنو مخزوم، بنو جمح اور بنو عدی نے بنو سہم اور بنو عبد الدار کا ساتھ دینے کا عہد کیا۔ قیس بن عدی نے انھیں 'لعقة الدم' (خون چاٹنے والے حلیف) کا نام دیا۔ دونوں جماعتیں جنگ کے لیے تیار تھیں، لیکن بعض لوگوں نے ثالثی کر کے صلح کی ترغیب دی۔ فریقین نے اسے قبول کیا اور عہدوں کو اس طرح تقسیم کر کے جنگ و نزاع سے دست بردار ہوئے۔ کعبہ کی کلید برداری (حجابہ)، دار الندوہ (قریش کے صلاح مشوروں اور بیٹھکوں کے مرکز) کے اہتمام اور جنگ کی صورت میں قریش کی علم برداری (لواء) کے فرائض عبد الدار کو ملے، جب کہ حاجیوں کو پانی پلانے اور ان کی ضیافت و میز بانی (سقایہ و رفادہ) کی ذمہ داری عبد مناف کو حاصل ہو گئی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

قبول اسلام

آفتاب اسلام طلوع ہوتے ہی حضرت ابو قیس نے ایمان لانے میں سبقت کی۔

باپ کی اسلام دشمنی

حضرت ابو قیس کا والد حارث بن قیس قریش کے دس بڑے سرداروں میں شمار ہوتا تھا۔ بتوں کے چڑھاوے اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ قریش کے باہمی قضیوں کا منصف بنتا۔ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں وہ پیش پیش تھا۔ اس عمل میں عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب، عبد یغوث بن وہب اس کے ساتھی تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ. کَمَآ اَنْزَلْنَا "اے نبی کہہ دیں، میں تو واضح طور پر تنبیہ

عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ. الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ.(الحجر ۱۵: ۸۹-۹۱)

کرنے والا ہوں، جیسے ہم نے ان تفرقہ پردازوں پر تنبیہ اتاری تھی جنھوں نے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا تھا۔''

جمہور مفسرین اس فرمان میں مذکور 'تفرقہ پردازوں' سے اہل کتاب مراد لیتے ہیں جنھوں نے اپنے قرآن، یعنی تورات کو تقسیم در تقسیم کر دیا تھا۔ تاہم مقاتل، فرا اور ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ 'الْمُقْتَسِمِيْنَ' سے مراد وہ سولہ مشرکین ہیں جنھیں ولید بن مغیرہ نے ایام حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف پروپیگنڈا کے لیے حاجیوں کے بیچ بھیجا تھا، حارث بن قیس ان میں سے ایک تھا۔ یہ لوگ دوسرے علاقوں سے آنے والے عازمین کے پاس جاتے اور کسی کو کہتے کہ یہ مدعی نبوت (معاذ اللہ) پاگل ہے، کسی کو بتاتے کہ جادوگر ہے، کسی کے سامنے آپ کے شاعر یا کاہن ہونے کا دعویٰ کرتے۔

حبشہ کو روانگی

مشرکین مکہ کا تازہ واردان اسلام پر ظلم و ستم روز افزوں ہوتا گیا تو نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستم رسیدوں کو حبشہ ہجرت کر جانے کا مشورہ ارشاد کیا۔ حضرت ابو قیس بن حارث اپنے بھائیوں حضرت بشر بن حارث، حضرت عبد اللہ بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت حارث بن حارث اور حضرت سائب بن حارث کے ساتھ ہجرت ثانیہ کے شرکا تھے۔ حضرت جعفر بن ابو طالب اس کاروان ہجرت کے امیر تھے، تاہم بلاذری کا کہنا ہے کہ حضرت ابو قیس کا حضرت جعفر کے ساتھ جانا ثابت نہیں۔

مدینہ کو مراجعت

۲ھ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بیش تر صحابہ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے، پھر غزوۂ بدر میں مشرکین کو شکست فاش ہوئی تو حضرت ابو قیس بھی شہر نبی پہنچ گئے۔ غزوۂ احد اور دوسرے معرکوں میں حصہ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین کی سرکوبی میں شریک ہوئے۔

شہادت

۱۱ھ (۶۳۲ء): حضرت ابو قیس بن حارث عہد صدیقی میں ہونے والی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ جنگ جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے لڑی گئی۔ بنو حنیفہ کے چالیس ہزار افراد نے یہ کہہ کر اس کا

ساتھ دیا کہ ربیعہ کا کذاب ہمیں مضر کے سچے نبی سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عکرمہ بن ابوجہل اور حضرت شرحبیل بن حسنہ کامیاب نہ ہوئے تو حضرت خالد بن ولید نے یہ معرکہ سر کیا۔ اس جنگ میں چودہ ہزار مرتدین جہنم واصل ہوئے، جب کہ بارہ سو (چھ سو: ابن کثیر) اہل ایمان نے شہادت حاصل کی۔ شہدا میں ستر حفاظ قرآن شامل تھے۔

روایت حدیث

حضرت ابوقیس سے کوئی روایت مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com